



حسنِ انساد

تبصرہ کے لیے روکتابوں کا آنا ضروری ہے

تبصرہ: سید محمد کفیل بخاری

مصنف: مولانا عبد الرؤوف چشتی (اوکاڑوی)

• خطیب اور خطابت

ضخامت: ۲۰۰ صفحات قیمت: ۳۵۰ روپے

ناشر: جامعہ مدینۃ العلم چشتی، ریفع کالوںی۔ گلی نمبر ۱۰ زد ریف فلور ملز۔ صدم پورہ روڈ، اوکاڑہ

خطابت سنت انبیاء ہے یہ کبی نہیں وہی صفت ہے۔ انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام نے کتابیں نہیں لکھیں بلکہ پیغام الہی خطاب کے ذریعے ہی اللہ کی مخلوق تک پہنچایا ہے۔ دنیا کے سہلے انسان سیدنا آدم ﷺ نے جب سیدہ خواں سے گنتگو فرمائی تو یہ پہلا خطاب تھا۔ یعنی انسان اور خطابت ہم عمر ہیں۔ اپنے ماں افسوس کا بلا تکلف اٹھا رہا اور اپنے سامعین تک اس کی تفہیم و ابلاغ ہی خطابت ہے۔ خطابت اپنا کوئی موضوع نہیں رکھتی لیکن بذاتِ خود ایک بہت بڑا موضوع ہے۔ وعظ، تقریر، درس اور یقچرا پتی اپنی حیثیت رکھتے ہیں لیکن خطابت ان سے بالکل مختلف ہے۔ خیالات کے اٹھار کا انداز اپنا اپنا ہوتا ہے۔ جو موثر بھی ہوتا ہے اور غیر موثر بھی۔ اٹھار و بیان کا حسن، مطالعہ و مشاہدہ، حافظ و حاضر دماغی، متنانت و سنجیدگی، وقار و تکلفت، طفر و تفنن، تمثیلات و تشبیہات، دلائل و براہین، بر جمکنی و حاضر جوابی، واقعات و واردات اور اشعار و ضرب الامثال کا بر موقع استعمال و اٹھار خطابت کی اعلیٰ صفات ہیں۔

عرب فطری طور پر خطیب ہیں۔ اس کی بڑی وجہ عربی زبان ہے جو لوگی کی زبان ہے۔ جامعیت اور بلاغت عربی زبان کا امتیازی وصف ہے۔ قرآن کا انداز بھی خطابیہ ہے اور نبی کریم خاتم الانبیاء، خطیب الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی سارے دین خطاب کے ذریعے ہی نواع انسان تک پہنچایا ہے۔ اس نسبت سے اسلام میں خطابت، عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ کتاب تو پڑھے لکھے لوگ ہی پڑھتے ہیں جو آٹے میں نہ کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ خطابت کا ہی کمال ہے کہ بیک وقت پڑھے لکھے اور ان پڑھوں کے تہجوم بے کاراں اور منتشر اخیال اوغوں کو اکٹھا کر کے مقصد خطاب ان کے دل و دماغ پر منتقل کر دیتی ہے ڈیماستھنیز اور سرو یورپ کے بڑے خطبیوں میں شمار ہوتے ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ عرب کا عام بد و بھی ان سے بڑا خطیب تھا۔ بر صغیر میں مولانا ابوالکلام آزاد، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری، بجانبہند مولانا احمد سعید دہلوی، مولانا محمد علی جوہر اور مولانا ظفر علی خان خطابت کے اہم ستون شمار ہوتے ہیں۔ اور مجلس احرار اسلام اپنی دیگر خدمات و صفات کے ساتھ ساتھ ایک وصف یہ بھی رکھتی ہے کہ یہ خطبیوں کی جماعت تھی۔ احرار کا عام کارکن بھی خطیب ہوتا تھا۔ زماء احرار نے خطابت کے زور پر ہی بر صغیر کے عوام کو خوبی غفلت سے جگایا اور شاہراہ آزادی پر گامزن کر دیا۔

مولانا عبد الرؤوف چشتی (اوکاڑوی) ہمارے دینی جلسوں کے بزرگ اور معروف خطیب ہیں۔ وہ تمیں پہنچیں برس سے خطابت کے میدان میں دادِ شجاعت دے رہے ہیں۔ اس عرصہ میں انھوں نے بہت سے خطبیوں کو سنا اور ان سے استفادہ بھی کیا۔ حال ہی میں ان کی کتاب "خطابت اور خطیب" شائع ہوئی ہے، جس میں انھوں نے خطابت کے موضوع پر اپنی